عرب جمہوریہ مصر　　　　13 جمادی الآخر ۱۴۴۴ھ

وزارت اوقاف　　　　6 جنوری 2023ء

شریعت میں آسانی ہے دشواری نہیں

ہمارے دینِ اسلام میں سینکڑوں ایسی چیزیں ہیں جن کی عظمت پر ہم فخر کر سکتے ہیں، لیکن سب سے بڑی چیز جس سے مذہبِ اسلام کو امتیازی شان ملتی ہے، وہ ہے اس کے ذریعہ لوگوں کو دی جانے والی آسانی۔ لہذا ہمارا دین پورا کا پورا عدل ہے، اس میں رحمت ہی رحمت ہے، آسانی ہی آسانی ہے اور انسانیت ہی انسانیت ہے۔ جو بھی عمل یا جو بھی حکم ان سارے مقاصد کو پورا کرے گا وہ اسی مذہب اسلام کا اٹوٹ حصہ ہو گا، اور جو حکم ان مقاصد سے خالی ہو گا، اس کا مذہب اسلام سے دور کا بھی واسطہ نہیں ہے۔ ارشاد باری تعالی ہے: "وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّينِ مِنْ حَرَجٍ مِلَّةَ أَبِيكُمْ إِبْرَاهِيمَ هُوَ سَمَّاكُمُ الْمُسْلِمِينَ مِنْ قَبْلُ وَفِي هَذَا لِيَكُونَ الرَّسُولُ شَهِيدًا عَلَيْكُمْ وَتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ" اور تم پر دین میں کچھ تنگی نہ رکھی، تمہارے باپ ابراہیم کا دین، اس نے تمہارا نام مسلمان رکھا ہے اگلی کتابوں میں اور اس قرآن میں، تاکہ رسول تمہارا نگہبان و گواہ ہو، اور تم دوسرے لوگوں پر گواہی دو" [حج:۷۸] ارشاد باری تعالی ہے: "لَا يُكَلِّفُ اللَّهُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا" "اللہ تعالی کسی بھی جان پر اتنا ہی بوجھ ڈالتا ہے جتنا وہ برداشت کر لے" [بقرۃ:۲۸۶] ارشاد نبوی ﷺ ہے: بیشک دین آسان ہے، اور جس کو بھی گہرائی سے دین کا علم حاصل ہو گیا تو دین اس پر غالب آجائے گا، لہذا اپنی طاقت بھر مکمل عمل کرو (اور اگر مکمل نہ کر سکو) تو کم سے کم اس کے قریب قریب ضرور کرو، صبح و شام اور رات کے آخری کچھ حصہ کو اپنے لیے غنیمت بناؤ۔ ارشاد نبوی ﷺ ہے: تمہارے دین میں سب سے اچھا حکم وہ ہے جو سب سے زیادہ آسان ہو۔ ارشاد نبوی ﷺ

ہے: بیشک اللہ نے اس امت کے لیے آسانی کو پسند فرمایا ہے، اور دشواری کو ناپسند کیا ہے۔ ارشاد نبوی ﷺ ہے: بیشک میں نرمی اور آسانی والے دینِ حنیف کے ساتھ بھیجا گیا ہوں۔

جو دین میں غور کرے گا تو اس کے لیے یہ بات مخفی نہیں رہے گی کہ نبی ﷺ اپنی امت بلکہ پوری انسانیت کے لیے نرمی اور آسانی میں ایک نمونہ تھے۔ ارشاد باری تعالی ہے: "قُلْ مَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ وَمَا أَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِينَ" "تم فرماؤ میں اس (قرآن) پر تم سے کچھ اجر نہیں مانگتا اور میں بناوٹ والوں میں نہیں ہوں" [ص:٨٦] ارشاد نبوی ﷺ ہے: اللہ تعالی نے مجھے اس لیے نہیں بھیجا کہ میں دوسروں کے لیے یا پھر اپنے لیے مشکلیں کھڑی کروں، بلکہ اس نے مجھے اس لیے بھیجا ہے کہ میں لوگوں کو تعلیم دوں اور ان کے لیے آسانیاں پیدا کروں۔ حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: جب بھی رسول اللہ ﷺ کو دو چیزوں میں اختیار دیا جاتا تو جو چیز سب سے زیادہ آسان ہوتی وہی اختیار کرتے بشرطیکہ وہ گناہ نہ ہو، اور اگر وہ چیز گناہ ہوتی تو سب سے زیادہ اس سے دور رہتے۔ ارشاد نبوی ﷺ ہے: (کبھی کبھی) میں نماز پڑھا رہا ہوتا اور اس کو لمبی کرنے کا ارادہ کرتا، اتنے میں (پیچھے سے) کسی بچے کے رونے کی آواز سنتا، تو یہ سوچ کر کہ اس کی ماں پر کیا گزرتی ہوگی، نماز کو مختصر کر دیتا!

آسانی اور نرمی یہ وہ سنہرا اصول ہے جو دینِ اسلام کے ہر حکم میں پایا جاتا ہے۔ چنانچہ نماز کے بارے میں نبی ﷺ ارشاد فرماتے ہیں: اے لوگو! تم میں سے کچھ وہ ہیں جو (دین) سے لوگوں کو متنفر کر دیتے ہیں، لہذا جو لوگوں کی امامت کرے تو اسے چاہیے کہ نماز کو مختصر کرے، کیوں کہ اس کے پیچھے، کمزور، بڑے بوڑھے اور حاجت مند سبھی طرح کے لوگ ہوتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کو ان کی بیماری کی حالت میں یہ حکم دیا کہ کوشش کرو پہلے کھڑے ہو کر نماز پڑھو، اگر نہ کر سکو تو بیٹھ کر نماز پڑھ لو اور اگر یہ بھی نہ کر سکو تو کروٹ کے بھل نماز پڑھ لو! اور عبادتوں میں آسانی کی مثال یہ ہے کہ سفر کی حالت میں روزہ قضا کرنے

کی اجازت دی گئی ہے اور حج میں شیطان کو کنکری مارتے وقت کمزوروں کی مدد کرنے کا حکم دیا گیا ہے، اور آسانی کی اس سے بڑی مثال اور کیا ہو سکتی ہے کہ حج کے دوران کوئی بھی اگر کوئی غلطی کر کے آتا تو نبی ﷺ اس سے فرماتے: کوئی بات نہیں، ہو جائے گا، کوئی حرج نہیں۔

برادرانِ اسلام!

اسی طرح سے دینِ اسلام میں سبھی معاملات میں بھی آسانی اور نرمی اختیار کرنے کی رہنمائیاں موجود ہیں۔ لہٰذا خرید و فروخت اور قرض کا تقاضا کرنے میں نرمی اختیار کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ ارشاد باری تعالی ہے: "يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ إِلَّا أَنْ تَكُونَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِنْكُمْ وَلَا تَقْتُلُوا أَنْفُسَكُمْ إِنَّ اللهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيمًا" "اے ایمان والو! آپس میں ایک دوسرے کے مال ناحق نہ کھاؤ، مگر یہ کہ کوئی سودا تمہاری باہمی رضامندی کا ہو، اور اپنی جانیں قتل نہ کرو، بے شک اللہ تم پر مہربان ہے" [نساء:۲۹] ارشاد باری تعالی ہے: "وَإِنْ كَانَ ذُو عُسْرَةٍ فَنَظِرَةٌ إِلَى مَيْسَرَةٍ وَأَنْ تَصَدَّقُوا خَيْرٌ لَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ" "اور اگر قرض دار تنگی والا ہے تو اس کے لیے آسانی ہو جانے تک اسے مہلت دو اور قرض اس پر بالکل چھوڑ دینا تمہارے لیے اور بھلا ہے اگر جانو" [بقرۃ:۲۸۰] ارشاد نبوی ﷺ ہے: اللہ تعالی اس شخص پر رحمت نازل فرمائے جو خرید و فروخت کے وقت اور قرض کا تقاضا کرنے کے وقت نرمی اختیار کرتا ہے۔

اور کسی چیز کی خرید و فروخت کرتے وقت نرمی دکھانے کا مطلب یہ ہے کہ فروخت کرنے والا ضرورت سے زیادہ اپنے فائدے کو بڑھا نہ لے، اجارہ داری نہ کرے، یا پھر کاٹا نہ مارے، عام مصیبت کے وقت لوگوں کی مصیبتوں کا ناجائز فائدہ نہ اٹھائے۔ اور یہی نرمی خریدنے والے سے بھی اس بات کا مطالبہ کرتی ہے کہ وہ فروخت

کرنے والے کے ساتھ نرمی کا معاملہ کرے، لہٰذا فروخت کرنے والے کو کسی قسم کا نقصان نہ پہنچائے۔ اور قرض کا تقاضا کرتے وقت آسانی اختیار کرنے کا مطلب یہ ہے کہ آدمی اپنے حق یا پھر اپنے مال کا مطالبہ بڑی نرمی اور آسانی کے ساتھ کرے۔

نبی ﷺ نے ہمیں یہ سکھایا ہے کہ معاملات میں نرمی اور آسانی اختیار کرنا قیامت کے روز نجات کا ذریعہ ہے۔ ارشاد نبوی ﷺ ہے: پچھلی قوم میں سے ایک آدمی سے حساب لیا جائے گا، تو اس کے نامۂ اعمال میں ایک بھی نیکی نہیں ملے گی، لیکن دنیا میں اس کی ایک خوبی یہ تھی کہ وہ لوگوں کے ساتھ آسانی اور نرمی کا برتاؤ کرتا تھا، وہ اپنے غلاموں کو یہ نصیحت کیا کرتا تھا کہ اپنے حق کا مطالبہ کرتے وقت اگر تمہیں کوئی پریشان حال شخص مل جائے تو اس کو معاف کر دینا۔ نبی ﷺ نے اپنی بات کو جاری رکھتے ہوئے آگے فرمایا: اللہ تعالی (فرشتوں سے) فرمائے گا کہ ہم معاف کرنے کے اس سے زیادہ حق دار ہیں، لہٰذا اس کو بھی معاف کر دو! نبی ﷺ ارشاد فرماتے ہیں: جس نے کسی پریشان حال کو مہلت دے دی، یا اس کو معاف کر دیا، تو اللہ تعالی اس دن اس کو اپنے سائے میں رکھے گا جس دن اس کے سائے کے علاوہ کوئی دوسرا سایہ نہ ہو گا۔ اسی طرح تمام معاملات میں چاہے وہ خرید و فروخت کا معاملہ ہو، یا قرض لینے دینے کا معاملہ ہو یا پھر دوسروں کے ساتھ رہنے اور اس کو قبول کرنے کا معاملہ ہو، ہر جگہ پر نرمی اور محبت کا برتاؤ کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

لہٰذا آج ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم اسلام کی عظمت کو سمجھیں، کیوں کہ وہ آسانی و نرمی اور عفو در گزر کرنے والا دین ہے، کیوں کہ اس کے دامن میں دشواری اور پیچیدگی، پریشانی و سختی کے لیے کوئی جگہ نہیں ہے، اب چاہے اس دشواری کا تعلق قول سے ہو یا پھر فعل سے!

اے اللہ! ہمارے ملک مصر کی حفاظت فرما اور اس کے پرچم کو ساری دنیا میں بلندی عطا فرما!